CONVENTION SERIES

THE SEVENFOLD BLESSING OF THE SPIRIT

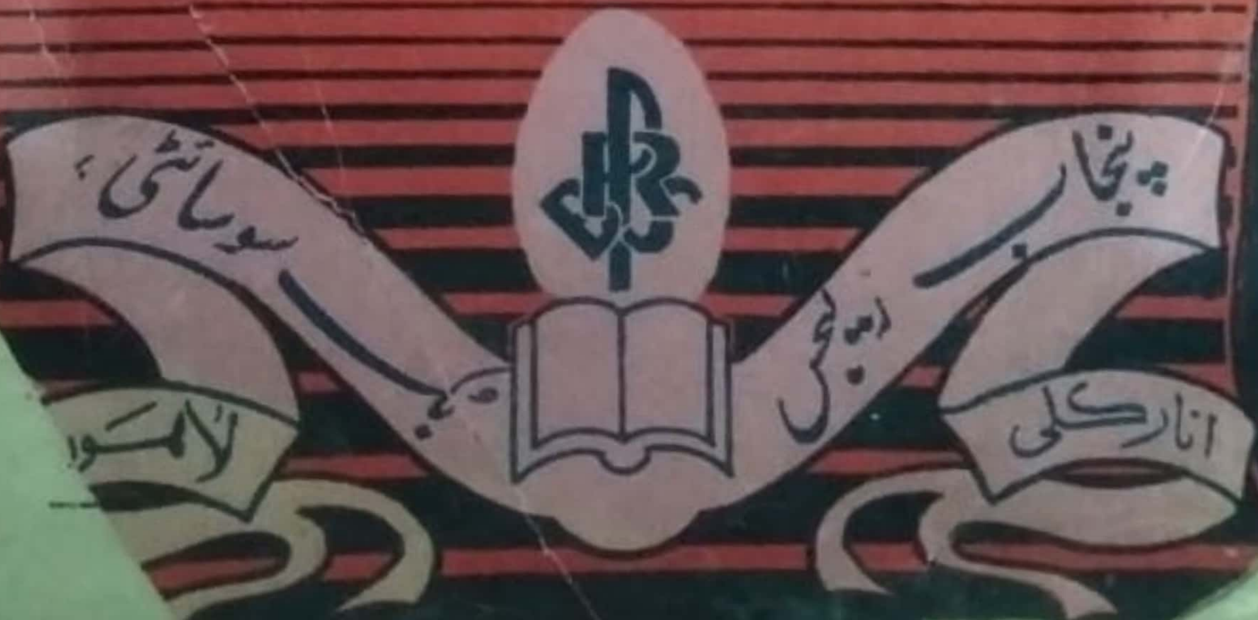
By W. GRAHAM SCROGGIE D. D.

Rev Amos Masih

رُوحُ القُدس کی سات برکتیں

مترجمہ

آئی۔ڈی۔پراسر عاصی



رُوح کی سات برکتیں

بائبل کے مطالعہ سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ کلام کا کوئی حصّہ لیا جائے اور اُس پر سوچا جائے۔ آج میں آپ کی توجہ ایک بڑے گہرے اور اہم مضمون پر دلایا چاہتا ہُوں اور وہ مضمون یہ ہے کہ روح کا ایماندار کی زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اور روح کے کاموں کا مسیحی کلیسیا پر کیا اثر ہے۔ ہمارے سامنے کلام کے الہام کا کوئی مسئلہ ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر ہم اس حقیقت سے آشنا ہوں تو ہم یہ دیکھیں گے کہ کلام میں کسی بھی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کیسی موزوں زبان استعمال ہوئی ہے۔ اس لئے جہاں کہیں بھی ایک ہی موضوع پر بہت سے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔ تو ہم اُن کو آزادی کے ساتھ اکٹھا نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی ایک لفظ کو دوسرے سے بدل سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان لفظوں کو ہم معنی سمجھ سکتے ہیں۔ ہر ایک لفظ کے معنی میں فرق ہے۔ اور ہر ایک لفظ کا مقصد جُدا ہے۔ اور ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ ان تمام الفاظ کا مجموعہ ہم کو ایک سچائی کا دائرہ دکھاتا ہے۔ اب مَیں کلام میں سے ایسے سات حصّوں کا ذکر کروں گا جن کا ہمارے مضمون سے تعلق ہے۔

۱۔ رُوحُ القُدس کا انعام۔ ہم اعمال ۲ : ۳۸ سے شروع کرینگے "توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم رُوحُ القُدس انعام میں پاؤ گے۔" (اعمال ۲ : ۳۸)

ہمارے خداوند نے آسمان پر جانے سے پہلے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ یروشلم میں ٹھہرے رہیں اور پنتیکوست کا انتظار کریں۔ اور باپ کے اس وعدے

کے پورا ہونے کے منتظر رہیں اور وعدہ یہ کہ خُدا اپنے لوگوں پر رُوح القُدس نازل کرے گا۔ اُن دنوں میں تو رُوحُ القُدس نہیں دیا گیا کیونکہ یسوع نے جلال ابھی تک نہ پایا تھا لیکن ہمارے خُداوند کے آسمان پر جانے کے بعد رُوحُ القُدس کا نزول ہُوا! اور خُدا کا وعدہ پورا ہوا! اس لئے رُوحُ القُدس کلیسیا کے لِئے باپ کا انعام تھا اور نہ صرف کلیسیا کے لِئے بلکہ انفرادی طور پر ہر ایک ایماندار کے لئے۔

اب ان الفاظ کے متعلق جن پر کہ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں آپ کو دو پہلو نظر آئیں گے ایک انسانی اور دوسرا روحانی۔ اور ہم نے ایک کو دوسرے سے جُدا نہیں کرنا۔ لیجئے پہلے سب سے رُوحُ القُدس کے انعام پر سوچیئے۔ رُوحُ القُدس دیا گیا تاریخ اس کی شاہد ہے۔ وعدہ پورا ہوا۔ جیسے میں کہہ چکا ہوں عید پینتکوست کے دِن پر جس طرح پُرانے عہد نامہ میں ابراہیم اور بنی اسرائیل کو میراث عطا ہوئی تھی۔

دو خُدا کا انعام اس کے لوگوں کے لئے۔ لیکن اگرچہ خُدا نے اِسرائیل کو میراث اسی وقت بخش دی۔ موسےٰ نے کہا تھا "یہ سب کی سب۔ ہر جگہ جس پر تمہارا قدم پڑے تمہاری ہوگی۔" موسیٰ یہ کیسے کہہ گیا کیونکہ یہ سرزمین روحانی بخشش کی شکل میں اُنکی ہو چکی تھی۔ یہاں پر آپ وراثت اور قبضہ میں فرق پائیں گے۔ وراثت تو تھی وہ جو خُدا نے اسی وقت اسرائیل کو عطا کر دی۔ اور قبضہ صرف اس حصہ پہ تھا جو کہ اسرائیل کے قابو میں آچکا تھا یعنی جہاں جہاں قدم پڑ چکا تھا۔

یہی رُوحُ القُدس کا بھی حال ہے۔ خُدا نے رُوحُ القُدس ہم کو دے چھوڑا ہے۔ اور وہ اس سے زیادہ ہم کو دے نہیں سکتا۔ لیکن ایک لحاظ سے ہم نے اِس رُوحُ القُدس کو حاصل کرنا ہے اور اس وراثت پر قبضہ کرنا ہے۔ انعام کے ساتھ انعام کے دینے والے کا ہونا لازمی ہے۔ اور لینے والے کا وجود بھی ضروری ہے۔ ہم یہ تو کہہ ہی نہیں سکتے

کہ رُوح القُدس دیا گیا اور اس لئے یہ کلیسیا کی وراثت کا قبضہ ہوگیا اور کہ یہی ابتدا تھی یہی انتہا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ خدا نے جو کچھ ہم کو دیا وہ اس کا لامحدود فضل ہے جس کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اور جُوں جُوں ہم اس کو حاصل کرتے جاتے ہیں تیوں تیوں یہ انعام انفرادی طور پر ہمارا ہوتا جاتا ہے۔

رُوح کی مُہر۔

اب ہم کلام کے دوسرے حصے پر یعنی افسیوں ۴: ۳۰ اور ۱: ۱۳ کو دیکھیں۔ "اور خدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مُہر ہوئی"۔ "مُہر ہوئی"۔ انعام ہی از خود مُہر ہے۔ اس سے ہم کیا سمجھیں۔ یہ تو بہت ہی دلچسپ بات ہے کہ یہ حوالہ ہم کو افسیوں کے خط میں ملتا ہے۔ افسس ایک بندرگاہ تھی اور عمارتی لکڑی کی منڈی۔ عمارتی لکڑی کے سوداگر افسس کو جاکر عمارتی لکڑی خریدا کرتے تھے۔ لیکن وہ یہ سودا اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے تھے۔ یہ لکڑی پانی میں بہا دی جاتی اور اُن کے مقاموں تک پہنچائی جاتی تھی۔ لیکن جب وہ یہ لکڑی خریدا کرتے تھے تو وہ اُس لکڑی پر اپنا اپنا نشان کھودا کرتے تھے۔ یہ نشان اس لکڑی پر قبضہ اور ملکیت کا نشان تھا۔ یہ ان کی ہُوا کرتی تھی تاوقتیکہ وہ اس کو چھڑا نہ لیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہی خیال یہاں بھی پایا جاتا ہے۔ اور اس مثال کو افسس کے رہنے والے بخوبی سمجھ سکتے۔ "خدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مہر ہوئی"۔ یہ مخلصی کی "پہلی" برکت کی طرف اشارہ نہیں بلکہ آخری برکت کی طرف۔ اس خوبصورت رویا کی طرف اور بدن کے جلالی ہونے کی طرف لیکن اگرچہ اس دن کا نمود ہی نہ ہُوا۔ کیونکہ ابھی تک خُدا کے تمام ارادوں کی تکمیل نہیں ہوئی لیکن خُدا کے ہر بچے پر مُہر ہو چکی ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خُدا کا اس پر قبضہ ہو چکا ہے۔ اور یہ مُہر ایک فرض کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ یعنی ملکیت کے فرض کو اور اطمینان کو۔

پس یہ رُوح کا انعام ہے۔ یعنی اس رُوح کا جو باپ کی طرف سے مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد دیا گیا۔ اور رُوح کی مہر وہ نشان ہے۔ جس کے ذریعہ ہر ایک ایماندار ایک ملکیت بن چکا اور اس کو اطمینان حاصل ہو گیا۔

کلام کا تیسرا حصہ یعنی ۱کرنتھیوں ۳ : ۱۶ کو دیکھیئے۔

رُوح القُدس کی سکونت

"کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مُقدس ہو اور خدا کا رُوح تم میں بسا ہُوا ہے۔"

آپ کو یاد ہو گا بالا خانہ میں جب خُداوند اپنے شاگردوں سے آخری بار گفتگو کر رہے تھے۔ تو وہ زیادہ تر رُوح القُدس کا ذکر کرتے رہے۔ ایک بات جو انہوں نے کہی وہ یہ تھی۔ "کہ وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اندر سکونت کرے گا۔" کیا اس وقت رُوح القُدس ان میں موجود نہ تھا؟ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں؟ پُرانے عہد نامہ میں خدا کا رُوح کام کر رہا تھا وہ خدا کے لوگوں پر اُترا۔ اور بعض دفعہ خاص خاص لوگوں کے لئے خاص کام کے لئے۔ لیکن اس نے اُن میں نہ تو سکونت کی نہ اُن کے ساتھ رہا۔ یہی تو پُرانے اور نئے عہد میں فرق ہے۔ کیونکہ نئے عہد میں یہ روح نہ صرف لوگوں پر اُترتا ہے بلکہ اُن کے اندر سکونت کرتا ہے۔

یہ ایسا معاملہ ہے جو مسیحی زندگی کی کامیابی اور روش پر مبنی نہیں۔ ملاحظہ ہو کہ یہ کلام کا حصہ کرنتھیوں کے خط میں پایا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کرنتھس کی کلیسیا کی کیا حالت تھی۔ اگر ہم کرنتھیوں کے دونوں خطوں کو پڑھیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا۔ اُن کی زندگی بڑی گری ہوئی تھی۔ اُن کی گواہی بڑی کمزور اور کلیسیا کے لوگوں میں اخلاقی اور ایمان کی کمزوری پائی جاتی ہے۔ رسول ان سے یہ نہیں کہتا کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ تم میں رُوح القُدس کا سکونت کرنا ضروری ہے اور اگر تم اپنے آپ کو خدا کے لئے مخصوص کرو۔ تو وہ اگر تم میں سکونت کرے گا؟" اس کے برعکس رسول اُن کو

رُوح کا مسکن قرار دے کر اُن کے سامنے مسیحی زندگی کا ایک اعلےٰ معیار پیش کرتا ہے۔ وہ اپنے علم پر فخر کرتے تھے اور رسول کہتا ہے "کیا باوجود اپنے تمام علم کے تم یہ نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدِس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے"۔ بے شک یہ بھید تو بڑا ہے۔ ہم اسکو سمجھ نہیں سکتے کہ کس طرح ایک شخصیت دوسری شخصیت میں سکونت کر سکتی ہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ ہر بڑی حقیقت ایک بڑا بھید ہے۔ اور ان بھیدوں کو ہم کو ایمان سے ماننا پڑتا ہے۔ اور جُوں جُوں ہم ایمان میں ترقی کرتے جاتے ہیں! تیوں تیوں ہم تجربے سے ان بھیدوں کے راز سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ خُدا کا رُوح ہم میں بسا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے بلکہ یہ کہ وہ ہم میں بستا ہے۔ ہم گیتوں سے علمِ الٰہی کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اور گیت کی بنا پر ہم علمِ الٰہی کو جب تک ہم اس کا بخوبی امتحان نہ کر لیں۔ قائم نہیں کر سکتے۔ مجھکو ایک گیت کی ایک آیت یاد ہے اور وہ یہ ہے ؎

حقارت مجھے اُن گناہوں سے ہے۔
جو آزردہ دِل تیرا کرتے رہے۔
یہ آزردہ دِل تیرا کیا کر گئے۔
جو مجھ کو ہی تجھ سے جُدا کر گئے۔

بلاشک اگر ہماری نئی پیدائش ہو چکی ہو۔ اور ہم حقیقت میں خُدا کی طرف رجوع لا چکے ہوں اور اس کے بچے بن چکے ہوں تو ہمارا کوئی بھی گناہ رُوحُ القُدس کو ہم سے جُدا نہیں کرسکتا۔ ہم کو رُوحُ القُدس کی اس طرح جُدائی کے بارے میں کہیں پر بھی آگاہ نہیں کیا گیا۔ اگر اس جُدائی کا امکان ہوتا تو اُسی وقت جب رُوح ہم سے جُدا ہوتا ہم خُدا کے بچے نہ ٹھہرتے۔ لیکن رُوحُ القُدس ہم میں آیا ہے اور اس نے ہمارے اندر سکونت اختیار کی ہے۔ اور ہمارے بدن اس کا مُقدِس ہیں۔ ہم اپنے گناہوں سے اس کو آزردہ کر سکتے ہیں لیکن

ہم اس کو آپ سے جُدا نہیں کر سکتے۔ اسی رُوح کی سکونت کے ذریعہ سے خُدا نے ہم پر قبضہ کر لیا ہے۔

رُوح کا بیعانہ اب ہم کلام کے چوتھے حصے پر غور کریں۔ یعنی افسیوں کے خط کے (۱: ۴) اور ۲۔کرنتھیوں ۱: ۲۲۔ رُوح القُدس کا وعدہ ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ یعنی پیشگی۔ شروع۔ اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا اشارہ۔ اس مثال کو ہم پُرانے عہد نامہ سے ثابت کرینگے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب کہ موسیٰ نے جاسوسوں کو بھیجا تو انہوں نے وادیٔ اسکال سے موسیٰ کو انگور لا کر دیئے اور موسیٰ کو اس وادی کی خبر دی۔ یہ انگور لوگوں کے لئے اس سرزمین کا جس میں وہ داخل ہونے کو تھے بیعانہ تھا۔ یہ انگور اس جگہ پر جو کچھ بھی ان کے لئے تھا ایک نمونہ اور ایک نشان تھا۔ خُدا کی رُوح کے بارے میں ہمارا تجربہ کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ تجربہ بہت ہی عمیق ہو سکتا ہے۔ آپ کا ذاتی تجربہ کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو پھر بھی وہ حقیقت کا ایک شوشہ ہی ہوگا۔ اور یہ ابتدا ہوگی۔ اب ہم اندازہ لگانے کے قابل ہو سکتے ہیں کہ اگر ابتدا اتنی گہری ہے تو اس کی معموری اور بھرپوری کتنی جلالی ہو سکتی ہے۔

"وہ رُوح القُدس کا وعدہ ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔" اس میراث کے بارے میں مقدس پطرس رسول کہتے ہیں کہ "یہ میراث پاک ہے۔ یہ زائل نہیں ہوتی۔ خراب نہیں کی جاتی۔ مُرجھاتی نہیں۔ کُملاتی نہیں یہ آسمان پر ہمارے لئے مخصوص ہے اور زمین پر اسی کی خاطر ہماری حفاظت کی جاتی ہے۔

اس خیال کو ہم یوں بھی ادا کر سکتے ہیں کہ ایماندار کی زندگی کا ہر قدم بہتری اور بھلائی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ کل کا دن آج کے دن سے بہتر ہوگا۔ جب انسان کو یہ معلوم ہو کہ اسکی زندگی کے سنہلے دن گزر چکے ہیں اور اب آگے کو بُرے سے بُرے دن کا سامنا ہے تو اس کی زندگی میں اس کیلئے کوئی دلچسپی نہ ہوگی بلکہ مایوسی۔ لیکن مسیحی زندگی میں ایک بڑی اُمید

یہ ہے کہ آج کل سے بہتر ہے اور کل سے آج بہتر ہوگا۔ ہمارے گذشتہ دن کتنے ہی شاندار کیوں نہ بیت چکے ہوں یہ اُمید ہمارے سامنے آتی ہے کہ اگلے آنے والے دِن اِن سے بھی شاندار ہوں گے۔ اس لئے جو کچھ بھی تھوڑا بہت روح ہمارے لئے یا ہمارے ذریعہ سے کرچکا ہے وہ صرف ایک ابتدا ہے۔ ایک اشارہ۔ ایک نمونہ۔ ایک شوشہ ہے اُس اعلیٰ زندگی کی بخششوں کا جس میں ہم نے داخل ہونا ہے اور جس کی ہم کو اُمید ہے۔

اب تک ہم رُوح القُدس کے چار پہلوؤں پر غور کر چکے ہیں جو کہ پاک کلام کے چار مختلف حصوں سے ہم کو ملتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی ان کا ایماندار کی زندگی سے تعلق اور لگاؤ ہے۔

۱۔ یہ انعام ہے۔ اور باپ کے وعدہ کی تکمیل۔

۲۔ یہ روحانی مُہر ہے۔ جو ہم پر ثبت کی جاتی ہے کہ ہم ملکیت بن چکے ہیں اور یہی مُہر ہم کو اُمید دلاتی ہے۔

۳۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ رُوح القُدس ہم میں سکونت کرتا ہے اور اُس نے ہم پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور یہ ہمکو ہمارے فرض سے آگاہ بھی کرتا ہے کہ ہم نے خُدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔

۴۔ رُوح ایک بیعانہ ہے۔ اور جو کچھ ہم ہوں گے اس کا نمونہ۔

اب ہم تین اور پہلو دیکھیں گے ہم نے ان تین پہلوؤں کو پہلے چار پہلوؤں سے الگ کیا ہے۔ اور اس کی وجہ ابھی آپ کو معلوم ہو جائے گی۔ اب باقی تین پہلو یہ ہیں۔ (۱) بپتسمہ۔ (۲) بھرپوری۔ (۳) رُوح کا مسح کرنا

رُوح کا بپتسمہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اس مضمون سے منکر ہو۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ ہم نے جو بخششیں بھی پائی ہوں اُن سے اعلیٰ بخششیں ہماری آیندہ زندگی میں ملیں گی۔ لیکن چند شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا لازمی ہے۔ اور جوں جوں ہم شرطیں پوری کرتے جاتے ہیں ہم بخششیں پاتے جاتے ہیں۔ پس اگر روح نے ہمارے

لئے یہ بخششیں الٰہی شرائط پر مبنی کر رکھی ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم اسکو سمجھیں۔ اور اُس کو جائز طور پر ہوشیاری سے استعمال کریں۔ روح کے بپتسمہ کو لیجیئے میں آپکی توجہ اس امر پر دلانا چاہتا ہوں کہ رُوح القُدس کے بپتسمہ کے بارے میں چاروں انجیل میں ذکر ہے اور اعمال کی کتاب کے پہلے باب میں بھی اور یہ ذکر ہمیشہ پیشین گوئی کے طور پر آیا ہے۔ مثلاً " وہ تم کو رُوحُ القُدس سے بپتسمہ دے گا" لیکن اعمال کی کتاب کے پہلے باب کے بعد کبھی بھی پیشین گوئی کے طور پر اس کا ذکر نہیں آیا۔ لیکن ا۔کرنتھیوں کی ۱۲ : ۱۳ آیت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے " کیونکہ ہم سب نے ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا" اس فقرے کی کچھ اہمیت تو اس میں ہے کہ کرنتھیوں کے خط میں پایا جاتا ہے۔ پس اگر رُوح کے بپتسمہ کی بخشش جو کہ ابھی تک ایمان دار کو نہیں ملی اور اس کو یہ بخشش حاصل کرنی ہے تو اس کا پاک کلام کے کسی حصّہ میں ذکر تو ہونا چاہیئے۔ جس میں ہم کو یہ بتایا گیا ہو کہ ہم نے یہ بپتسمہ لینے کی کوشش کرنی ہے۔ لیکن پاک کلام کا کوئی حصّہ ایسا نہیں جس میں اس قسم کا ذکر آیا ہو۔ اس کے برعکس رسول اس کلیسیا کو لکھتا ہے جس کا معیارِ زندگی مسیحی معیار سے بہت گرا ہوا تھا " تم سب نے ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کا بپتسمہ لیا۔ اور وقت اور زمانہ جو اس کا بپتسمہ کا ہے اس کے متعلق ہم غلطی نہیں کر سکتے۔

اب پاک کلام کے اُن حصوں نے متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا کی انجیلوں اور اعمال کے پہلے باب میں روح کے بپتسمہ کی پیشین گوئی ہے۔ اور ا۔کرنتھیوں کے ۱۲:۱۳ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔ کلام کے ان حصوں کا ملاپ کہاں ہے؟ یہ پیشین گوئی کس وقت پوری ہوئی؟ لازم ہے کہ جواب یہ ہو کہ پینتیکوست کے دن — پنتیکوست سے پہلے بھی تو ایمان دار تھے۔ جن میں سے ایک سو بیس[120] بالاخانہ میں جمع تھے۔

اور ہم کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً پانچسو گلیل میں بھی تھے۔ اور شاید ہزاروں اور ایماندار بھی ہوں لیکن ان ایمانداروں کی کوئی تنظیم نہ تھی کیونکہ وہ انفرادی طور پر ایمان لائے تھے۔ لیکن مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد روح نازل ہُوا جبکہ پنتیکوست کا دن آیا تب یہ ایماندار منظم کئے گئے اور اس تنظیم کا نام۔ مسیح کا (مخفی) بدن دیا گیا۔ اب پنتیکوست کلیسیا (مسیح کے بدن) کی پیدائش کا دن ہے۔ اور تب سے ہی کلیسیا وہ بدن ہے جس کا سر مسیح ہے اور پاک کلام کے دو خطوں میں یعنی افسیوں اور کلسیوں کے خطوں میں اس مضمون کو فصیح طور پر سمجھایا گیا ہے۔ افسیوں کے خط میں بدن کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور کلسیوں کے خط میں سر کا تذکرہ ہے۔ ا۔کرنتھیوں کے ۱۲ باب میں بدن اور سر کو ملا کر "مسیح" کہا گیا ہے اور یہی ایک واحد مقام ہے جہاں یہ بنا گیا ہے۔ بڑی غور طلب بات ہے کہ جلالی زندہ خُداوند اور زمین کی کلیسیا مل کر "مسیح" بنے۔

بدن اور سر۔

اب سوال یہ ہو سکتا ہے کہ کس طرح سے پنتیکوست کے دن انفرادی غیر منظم.. ایمانداروں کی تنظیم ہوئی؟ جواب یہ ہے کہ رُوح کے بپتسمہ کے وسیلہ سے پنتیکوست اس لئے ایک زمانہ کا آغاز ہوا۔ اس کی ایک مثال ہم کو ا۔کرنتھیوں کے ۱۰ باب میں ملتی ہے جہاں کہا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے "اے بھائیو! مَیں تمہارا اس سے ناواقف رہنا نہیں چاہتا کہ ہمارے سب باپ دادا بادل کے نیچے تھے اور سب کے سب سمندر میں سے گذرے اور سب ہی نے اُس بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتسمہ لیا۔" موسیٰ ایک وعدہ کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے بادل اس کی علامت یا نشان ہے۔ اسی طرح سے پنتیکوست کے دن روح کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ایمانداروں کی انفرادی طور پر مسیح کے بدن میں تنظیم ہوئی اور انہوں نے خُدا کا رُوح میں بپتسمہ لیا۔

اب بپتسمہ اور بھرپوری کو ملا نہ دیجئے۔ ان میں اختلاف ہے۔ بپتسمہ کے ذریعہ

سے نصب العین کو عنصر میں ملایا جاتا ہے اور بھرپوری میں عنصر۔ کو نصب العین میں بھرا جاتا ہے۔ عنصر اور نصب العین دو مختلف اجزاء ہیں اور ایک ہی نہیں ہو سکتے۔

اس لئے ہر ایماندار نے پنتیکوست پر مسیح کا بدن ہونے کے لئے رُوح القدس کا بپتسمہ لیا۔ اور ہر ایک ایماندار اپنی نئی پیدائش پر جبکہ وہ مسیح کے مخفی بدن میں شامل کیا جاتا ہے اُس بخشش کا حقدار بنتا ہے۔ یہ وہ تجربہ نہیں جس کو بیان کیا جا سکے نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا احساس ہو سکے لیکن یہ حقیقت اُس وقت رونما ہو سکتی ہے جب ہم اس کو سمجھنے کے قابل ہوں۔

اس نئی پیدائش کے بڑے موقع پر کیا واقع ہوا؟ موت سے زندگی میں داخل ہونے سے کچھ زیادہ۔ تاریکی کی بادشاہت سے نور کی بادشاہت میں داخل ہونے سے کچھ زیادہ۔ اس سے بھی کہیں اور بیشتر برکتیں ہم کو اُس لمحہ دی جاتی ہیں۔ یہ تو اُن میں سے ایک ہے کہ ہم مسیح کے بدن کے اعضا بنے اور ہم کو روح کے بپتسمہ میں حصہ ملا۔

رُوح کی معموری

اب ذرا چھٹے پہلو پر غور کیجئے "شراب میں متوالے نہ بنو۔ کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔ بلکہ رُوح سے معمور ہوتے جاؤ" افسیوں (۵: ۱۸) یہ تمام مسیحی مرد اور عورتوں کے لئے ایک بڑی نصیحت ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو ہم لیں یا نہ لیں۔ اب اگر ایماندار صرف ایماندار ہوتے ہوئے ہی روح سے بھرپور ہوتا ہے۔ تو پھر اس نصیحت کی ضرورت نہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ایماندار۔ ایماندار ہوتے ہوئے بھی روح کی معموری سے قاصر رہ سکتا ہے۔ اگر میں رُوح سے معمور نہ بھی ہوں تو میرے بچاؤ پر اس کا کوئی اثر نہیں لیکن اثر اور جگہ پڑتا ہے۔ مثلاً میری زندگی کے طریقہ پر۔ اس انعام پر جو کہ مجھ کو آخر میں ملیگا اور وہ نیکیاں جو میں کر سکتا ہوں اور اس سے بھی زیادہ۔ آپ کہیں گے کہ کیا آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ایماندار کے لئے خواہ مرد خواہ عورت یہ ممکن ہے کہ وہ حقیقی طور پر ایماندار بھی

ہو اور وہ زندگی گزار کر مر جائے اور رُوح سے معمور ہوئے بغیر آسمان پر جائے؟ میں بڑے زور سے کہونگا! ہاں۔ افسیّس کے اِن ایمانداروں کو یہ نصیحت کی گئی کہ وہ اُس برکت کی تلاش کریں۔ یعنی روح کی معموری۔ اُس کے کیا معنی تھے اور ہیں؟ سادہ لفظوں میں یہ کہ تم رُوح کے بس میں ہو جاؤ اور رُوح کے قابو میں ہو جاؤ۔ جب آپ گلاس میں پانی بھرتے ہیں تو کوئی اور چیز اُس میں بھر نہیں سکتی بلکہ پانی کے قابو میں گلاس ہوتا ہے۔ یہ مثال تو یہاں تک ہی صادر آئی۔ لیکن جب بھرنے والا رُوح ہے جو اخلاقی اور الٰہی شخصیت رکھتا ہے تو قبضہ کے علاوہ بس میں ہونے کی ماہیت پائی جاتی ہے۔

میں اقرار کرتا ہُوں کہ میں نے اس مضمون پر بہت کچھ پڑھا جس سے میں اُلجھن میں پڑ گیا کیونکہ میں نے دیکھا کہ جذباتی طور پر اور نہ عقلی طور پر دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اب ایمان کی بنیاد، عقل پر قائم ہونی چاہیئے۔ ہم کو یہ جاننا پڑتا ہے کہ ہم سے کیا طلب کیا جاتا ہے؟ خُدا ہم سے کیا اُمید رکھتا ہے؟ اور ہم اس تقاضے کو کیسے پورا کر سکتے ہیں۔ "روح کے قابو اور بس میں ہونے سے" یہ مُراد ہے کہ "رُوح تمہارے دماغ پر قابض ہو اور تمہارے دماغ کے ذریعہ سے سوچے۔ رُوح کا تمہارے دل پر قبضہ ہو اور روحانی احساس پیدا ہوں۔ تمہاری ضمیر روح کے قابو میں ہو اور تمہاری تجویزیں روحانی ہوں۔ تمہارے ارادے روح کے قبضہ میں ہوں اور تمہارے اعمال روحانی ہوں۔ رُوح کا تمہارے تمام جسم پر قبضہ ہو اور وہ تم کو جیسے چاہے استعمال کرے۔"

یہ تو جذبات کو چھیڑے بغیر ہو سکتا ہے۔ مَیں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ تمام برکتیں مزاج کی حالتوں پر مبنی ہیں۔ بعض آدمی دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ جذباتی ہوتے ہیں۔ تو کیا جو کم جذباتی ہیں وہ کم برکت کے حقدار

ہوں گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم کسی بھی جذبات کے کبھوں نہ مالک ہوں کیسی ملک
کے باشندے کبھول نہ ہوں۔ ہم سب کے سب اجتماعی طور پر اس سچائی
کو حاصل کر سکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کے کیا معنی ہیں اپنے فرائض ادا
کریں گے۔ اس لئے وہ روح جو آپ کو انعام میں دیا گیا۔ وہ روح جس سے
آپ پر مُہر ہوئی۔ وہ روح جو آپ میں بسا ہوا ہے۔ وہ روح جو کہ آپ کی میراث
کا بیعانہ ہے۔ وہ روح جس کا آپ نے۔۔ مسیح کا بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا۔
اسی روح کے بس میں ہو جاؤ اور اس کو اپنے دل دماغ۔ ضمیر اور ارادے پر
قابض ہونے دو اس کا یہ ہی مطلب ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ رُوحُ القُدس
ہم کو معاف کرے گا۔ اگر ہم اس برکت کا نام بپتسمہ دیں بجائے رُوح کی معموری
کے۔ آپ اپنی شرائط پوری کریں۔ آپ اس کو کسی نام سے بلائیں۔ ضرورت تو
برکت کی ہے۔ اور اس کا اسم معرفہ ہی اس برکت کا موزوں نام ہے۔

رُوح سے مسح کیا جانا

اب صرف ایک اور پہلو ہے وہ ہے۔۔۔
۲۔کرنتھیوں کے ۱ : ۲۱ آیت "اور جو ہم کو
تمہارے ساتھ مسیح میں قائم کرتا ہے۔ اور جس نے ہم کو مسح کیا وہ خُدا ہے۔"
آپ کو یاد ہوگا کہ پُرانے عہدنامہ میں۔ کاہن۔ نبی اور بادشاہ اُس خاص خدمت
کے لِئے جو انہوں نے سرانجام دینی ہوتی تھی مسح کئے جاتے تھے۔ مسح کئے جانے
کا نئے اور پُرانے عہدناموں میں خاص طور پر بیان آیا ہے۔ لیکن فصاحت سے
خدمت کے لئے نہیں۔ خُداوند یسوع کے بپتسمہ پر کیا ہوا ؟ روح کی بھرپوری
نہیں۔ کیونکہ خُداوند کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہ تھا۔ جب وہ روح سے معمور نہ
تھے۔ جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی شکمِ مادر سے ہی روح سے بھرپور تھا
ہم کسی بھی لمحے خُداوند یسوع کو روح کی معموری کے بغیر نہیں پا سکتے۔ تاہم بھی اُن

کے بپتسمہ پر روح کی برکت نازل ہوئی۔ یہ کیا تھی۔ اغلب ہے کہ یہ خدمت کے لئے مسیح کئے جانے کی علامت ہو۔ یعنی اس خاص خدمت کے لئے جو شروع ہونے کو تھی وقف ہو جانا۔

تو کیا اس کے معنی یہ ہوئے کہ مجھکو خدمت کے لئے مسیح ہونے کی برکت کی ضرورت ہے؟۔ ہاں پرانے زمانے کے کاہنوں کو اس کی ضرورت تھی۔ نبیوں کو بھی اس کی ضرورت تھی۔ اور بادشاہوں کو بھی اس کی ضرورت تھی۔ کیا ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل ہے۔ جسکی بنا پر ہم یہ کہہ سکیں کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں۔

عزیز دوستو ہم کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہم جتنا کام کرتے ہیں اس سے کہیں کم۔ ہم کو مسیح کی خدمت کا معاوضہ ملتا ہے۔

میں نے بارہا یہ سوچا ہے کہ کوئی بھی بیوپاری اپنے بیوپار میں اتنا وقت اور قوت صرف کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ جتنا ہم مسیح کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ اور بہت تھوڑے سے معاوضہ پر قناعت کئے ہوئے ہیں۔ بیوپاری تو بیوپار کے نفع اور نقصان کو سوچے گا۔ اگر بیوپار میں اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کاروبار نہیں چلنے کا یا اس میں کوئی نفع نہیں تو وہ بیوپاری سوچے گا کہ کیا تبدیلی کی جائے۔ کیسے بیوپار چلائے۔ لیکن ہم ہفتوں۔ مہینوں۔ بلکہ برسوں محنت کرنے کے بعد بھی کوئی نتیجہ دیکھ نہیں پاتے۔ حتیٰ کہ ہماری یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ہم کسی برکت کے امیدوار نہیں ہوتے۔

ایک آدمی مسٹر سپرجن کے پاس آیا اور اُن سے کہا۔ "مسٹر سپرجن میں اب تک رُوحوں کو مسیح کے لئے جیت نہیں سکا"۔ مسٹر سپرجن نے جواب دیا۔ "کیا آپ اِس کی اُمید رکھتے ہیں"؟ جواب مِلا "کہ مجھ کو کوئی اُمید نہیں"۔ پھر مسٹر سپرجن نے کہا۔ "اِسی لئے آپ کسی کو جیت نہیں سکے"۔

یہ میں نہیں بتا سکتا کہ یہ مکمل جواب تھا کہ نہیں۔ کیونکہ بہت سے پہلو ہیں۔ جن پر غور کرنا ہے۔ میرا اپنا یہ یقین ہے اور آپ کو بھی یہ یقین کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری خدمت بالکل دُرست تو نہیں اور نقص تو ہم ہیں ہے۔ کیا مَیں خدمت کے لئے مسح ہونے کی ضرورت محسوس کرتا ہُوں؟ کیا مَیں اس خدمت کو اس نیت سے کرتا ہُوں کہ مَیں اس خدمت کے لئے بُلایا گیا ہوں۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ وہ میری تعریف کریں یا مجھ پر الزام لگائیں۔ مجھ کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ لوگ حاضر ہیں یا نہیں۔ میرا کام تو بُلانے والے سے ہے۔ اگر وہ مجھ کو مسح کرنے پر راضی ہو تو انجام خطا نہ ہوگا۔

مَیں ایسے لوگوں سے بھی واقف ہُوں جو مسح کئے گئے تھے۔ مَیں ریچرڈ وِلی کو ہرگز بھول نہیں سکتا۔ وہ ایک تبدیل شدہ شخص کان میں کام کرنے والا اور مشہور انعام کے لئے مقابلہ کرنے والا تھا۔ مَیں اس کو اب بھی گرجے میں آتے جاتے دیکھتا ہُوں اس کا چہرہ سورج کی مانند چمکتا تھا۔ مَیں نے اس کو یہ کہتے ہوئے بھی سُنا "میرے ساتھ دو ڈاکٹر ہمیشہ ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں یکلخت مرجاؤں گا۔ یہ منظر میرے لئے بڑا اجلالی ہوگا"!

پھر اُس نے انجیل کی منادی کی ابھی وہ اپنی منادی ختم بھی نہ کر پایا تھا۔ کہ لوگوں نے جوق در جوق وِسیٹری میں آنا شروع کیا اور روحانی گفتگو شروع ہوئی۔ یقینی طور پر وہ مسح شدہ تھا!۔

فینی کا کہنا ہے کہ کسی شخص کو بھی نتیجہ حاصل کئے بغیر مُنادی نہیں کرنی چاہیئے۔ سپرجن کا کہنا ہے کہ اس نے کوئی وعظ ایسا نہیں کیا جس نے روحوں کو مسیح کے لئے نہ جیتا ہو۔ اب اگر ایسا نہیں ہوتا تو الزام کس پر لگائیں اپنے آپ پر۔ یا دوسروں پر یا دونوں پر۔؟ حق تو یہ ہے کہ ہم کو مسح ہونے کی ضرورت ہے۔

اب ہم کو بلا مبالغہ کیا کچھ مل گیا ہے ۔ انعام ۔ مہر ۔ سکونت کرنے والا ۔ بیعانہ ۔ اور بپتسمہ ۔ اور یہ تمام حاصل تب ہی تکمیل پر پہنچ سکتے ہیں ۔ جب ہم اپنے دو فرائض ادا کریں ۔ یعنی یہ کہ ہم زندگی کے لئے بھرپور ہوں اور خدمت کے لئے مسح ہوں ۔ اگر اس بڑی دنیا میں ہر مسیحی روح سے معمور ہو اور روح سے مسح ہو تو نتیجہ کے بارے میں پیشین گوئی نہیں ہو سکتی ۔ انسانی تواریخ بدل سکتی ہے ۔ اس انقلاب کے زمانے میں ہمیں اس کی اشد ضرورت ہے ۔ جبکہ عوام ایک نئے نظام کی تلاش میں ہے ۔ اور یہ نیا نظام اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا ۔ جب تک کہ خُدا کی صحیح پہچان نہ ہو اور مسیح کو قبول نہ کیا جائے ۔

مَیں خُدا سے اپنے لئے دعا مانگتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کے لئے بھی تاکہ اُن برکتوں کا خیال کرتے ہوئے جو ہم کو روح کے وسیلہ سے مِل چُکی ہیں ۔ ہم روح کی معموری اور بھرپوری کو پانے کی تلاش کریں ۔ اور خدمت کے لئے مسح ہونے کے خواہش مند ہوں تو یہ مسیحی کلیسیا کی تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہوگا ۔

پبلشر آر چ ڈیکن چندورے۔ بائبل ہاؤس لاہور۔ باہتمام ہنری فرانسس اُردو پریس لاہور میں چھپی

Printed at the Urdu Press, Lahore
And Published by Mr. V. S. K. FAZAL
Secretary, Punjab Religious Book Society,
Anarkali, Lahore.

1st Edition 1956 2,000 Copies